39

تم نے لوگوں کے قلوب فتح کرنے ہیں اور یہ کام فرشتوں کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ذکرِ الٰہی اور عبادت کرنے سے فرشتوں کی مدد حاصل ہوتی ہے

(فرمودہ 24 دسمبر 1954ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج جمعہ میں شامل ہونے کے لیے سینکڑوں بلکہ ہزار دو ہزار احباب تشریف لائے ہیں۔ ان کے آج ہی یہاں آ جانے کی غرض یہ ہے کہ وہ نمازِ جمعہ میں شامل ہو جائیں۔ لیکن جمعے تو سال میں آتے ہی رہتے ہیں وہ اُن جمعوں میں شامل ہونے کے لیے یہاں کیوں نہیں آتے؟ ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ وہ اِس سال کے جلسہ کو جمعہ کے مبارک دن سے شروع کریں اور اس کی برکتوں کے طفیل مزید برکات حاصل کریں۔ اس کے سوا اَور کوئی غرض ان کے یہاں جلد آنے کی سمجھ میں آتی نہیں۔ لیکن اگر ان کے جلدی آنے کی یہی غرض ہے کہ وہ اس سال کے جلسہ کو جمعہ کے مبارک دن سے شروع کریں اور اِس کی برکتوں کی وجہ سے

مزید برکات حاصل کریں تو جمعہ کو اس طرح استعمال کرنا چاہیے کہ جلسہ کی برکات پہلے سے بڑھ جائیں۔ اور جلسہ کی برکات بڑھنے کا ذریعہ وہی ہوسکتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی اسلامی اجتماع ہو تو ذکرِ الٰہی اور عبادت زیادہ کی جائے۔ تم تمام اجتماعوں کو دیکھ لو، ان میں اور دوسرے لوگوں کے اجتماعوں میں یہی فرق نظر آتا ہے کہ ان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکرِ الٰہی اور عبادت پر زور دیا ہے اور دوسرے لوگوں کے اجتماعوں میں ذکرِ الٰہی اور عبادت نہیں ہوتی۔ ہم حج کے لیے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکرِ الٰہی ہوتا ہے، عیدین کے لیے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکرِ الٰہی ہوتا ہے، شادی اور بیاہ کے لیے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکرِ الٰہی ہوتا ہے، جنازہ کے لیے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکرِ الٰہی ہوتا ہے۔ گویا ہمارے سب اجتماعوں کو بابرکت بنانے کا نسخہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بیان فرمایا ہے کہ ان میں ذکرِ الٰہی اور عبادت زیادہ کی جائے۔ اور تمہارے لیے تو یہ اَور بھی اہم بات ہے۔ اس لیے کہ تم کوئی سیاسی جماعت نہیں ہو۔ تم ایک خالص مذہبی جماعت ہو۔ اور پھر مذہبی جماعت بھی عیسائی نہیں ہو، ہندو نہیں ہو، زرتشتی نہیں ہو، بدھ نہیں ہو، تم خالص اسلامی مذہبی جماعت ہو اور خالص اسلامی مذہبی جماعت کا مقام درحقیقت یہی ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈیوڑھی کے پہریدار ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اِس دنیا کے لیے قطب بنایا ہے۔ ساری روحانی دنیا آپ کے گرد گھومتی ہے۔ اس لیے آپؐ کا وجود دنیا کے قیام کے لیے نہایت ضروری ہے اور جو لوگ آپ کے تابع ہوں اُن کا اصل کام یہی ہوتا ہے کہ وہ آپ کے لائے ہوئے نور کو زندہ رکھیں۔ اگر یہ نور مِٹ گیا تو کہیں روشنی نہیں مل سکے گی۔ اور اگر یہ نور قائم رہا تو کوئی ظلمت باقی نہیں رہے گی۔ جب ظلمت کدہ میں ایک ہی چراغ ہو تو تم جانتے ہو کہ اس کی کتنی قیمت بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس کے بجھنے سے اندھیرا ہی اندھیرا ہو جاتا ہے اور اس کے جلنے سے اندھیرے کا کُلی طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پس تمہارا وجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈیوڑھی کے پہریداروں کے طور پر ہے جن کا کام مکین کی حفاظت کرنا ہوتا ہے۔ لیکن اگر تم غور سے دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کا مکین جس طرح اِس دنیا میں یتیم آیا تھا اب بھی اُسی طرح یتیم ہے۔ ساری دنیا اس کی

دشمن ہے اور ہر مذہب و ملت کے لوگ اس کے مخالف ہیں اور آپؐ کے نور کو ختم کرنے کی کوشش میں ہیں۔ پھر تم جانتے ہو کہ جب دشمن تھوڑی تعداد میں ہوتے ہیں تو تھوڑے پہریدار بھی کافی ہوتے ہیں لیکن جب دشمن زیادہ تعداد میں ہوں تو تھوڑے پہریدار اپنے فرض کے ادا کرنے میں خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ وہ یہ تو کر سکتے ہیں کہ اپنی جانیں قربان کر دیں لیکن ان کے مقرر کرنے کا صرف یہی مقصد نہیں ہوتا کہ وہ اپنی جانیں قربان کر دیں۔ بلکہ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ مکین کی حفاظت کریں لیکن جانیں قربان کرنا تو ان کے بس کی بات ہے اپنے مالک اور آقا کی حفاظت کرنا ان کے بس کی بات نہیں کیونکہ حفاظت کرنا دراصل فرشتوں کا کام ہے۔ جو ہر انسان کا اعمال نامہ جانتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اصل دشمن کون ہے، زیادہ منظّم دشمن کون ہے اور کامیابی کے سامان رکھنے والا دشمن کون ہے۔ پھر وہ جانتے ہیں کہ دشمن کس طرح حملہ کرے گا اور کس وقت حملہ کرے گا۔ پس تم آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈیوڑھی کے پہریدار ہو اور تم اپنا فریضہ ادا کرنے میں تبھی کامیاب ہو سکتے ہو جب ملائکہ تمہارے ساتھ ہوں اور ملائکہ کو اپنے ساتھ کھینچ لانے کا ذریعہ یہی ہے کہ جس مجلس میں خداتعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے خداتعالیٰ کے فرشتے اُس میں اُتر آتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم مساجد میں نماز ادا کرتے ہو تو خداتعالیٰ کے فرشتے اُترتے ہیں۔[1] پس تم اپنے فرض کو اس طرح ادا کرو کہ ذکرِ الٰہی تمہاری زبان پر جاری ہو اور نمازوں میں تمہیں شغف اور رغبت ہو۔

پس جلسہ کی برکات حاصل کرنے اور ان سے فائدہ اُٹھانے کے لیے چاہیے کہ تم ان ایام میں ذکرِ الٰہی زیادہ کرو۔ جو لوگ تمہارے بعد آئیں گے وہ بھی مخلص ہوں گے اور نیک ارادہ سے یہاں آئیں گے لیکن تم نے جلدی آ کر ثابت کر دیا ہے کہ تم اخلاص کا زیادہ مظاہرہ کرنا چاہتے ہو۔ تم دو دن قبل یہاں آ گئے ہو تا جمعہ کی برکات سے فائدہ اُٹھا لو۔ پس تم اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ ہو اور سابق ہونے کے لحاظ سے تمہارا فرض ہے کہ تم بعد میں آنے والوں کو بھی کہو کہ وہ جلسہ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں اور ان ایام کو ذکرِ الٰہی اور عبادت میں صَرف کریں۔ تم ملک کے ہر علاقہ، ہر شہر اور ہر حصہ سے آئے ہو۔ اگر تم

جلسہ کے ایام سے حقیقی فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تم اپنے اوپر یہ فرض عائد کر لو کہ تم اپنے وطن، اپنے علاقہ، اپنے شہر اور اپنے گاؤں کے لوگوں کو سمجھاؤ گے کہ ہم نے یہاں آ کر اپنے یہ فرائض سمجھے ہیں۔ ہم یہ فرائض آپ کو بتاتے ہیں اور خود بھی ان پر عمل کریں گے۔ بعد میں آنے والے بھی یقیناً اخلاص اور ایمان رکھتے ہیں اور اگر بعد میں آنے والے بھی اخلاص اور ایمان رکھتے ہیں۔ تو یہ دو ہزار دوست اگر اس کام میں لگ جائیں تو ان کے لیے یہ مشکل امر نہیں کہ وہ بعد میں آنے والے چالیس پینتالیس ہزار لوگوں کو سمجھا سکیں۔ ربوہ کے رہنے والوں اور جلسہ کے لیے آئے ہوئے مہمانوں کو ملا کر ربوہ کی آبادی اِس وقت آٹھ دس ہزار کی ہو گی۔ اگر چالیس پچاس ہزار لوگ اَور آ جائیں تو اِس کا یہ مطلب ہے کہ ایک آدمی کے حصہ میں پانچ پانچ آدمی آئیں گے اور اگر یہاں کے عورتوں اور بچوں کو نکال دیا جائے تو پندرہ بیس آدمی ایک شخص کے حصہ میں آئیں گے۔ اور ایک آدمی کا پندرہ بیس آدمیوں تک یہ پیغام اِس رنگ میں پہنچا دینا کہ اُن کے اندر خداتعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے کوئی مشکل کام نہیں۔ کیونکہ بعد میں آنے والے بھی انہی نیتوں سے یہاں آئیں گے جن نیتوں سے تم یہاں آئے ہو۔ وہ بھی تمہاری طرح دیندار ہیں اور اخلاص رکھتے ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ تم سب خصوصیت سے جلسہ کے ایام کو ذکرِ الٰہی اور عبادت میں گزارو گے تا خداتعالیٰ کے فرشتے اُتر آئیں اور تمہارا کام جو مشکل ہے آسان ہو جائے۔

ہمارا کام قلوب سے تعلق رکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہم لوگوں کے قلوب تک نہیں پہنچ سکتے۔ جو لوگ بادشاہوں کے پہریدار ہوتے ہیں اُن کے پاس بندوقیں ہوتی ہیں، ریوالور ہوتے ہیں، تلواریں ہوتی ہیں اس لیے اُن کا کام مشکل نہیں ہوتا کیونکہ دشمن کے پاس بھی اس قسم کی بندوقیں، ریوالور اور تلواریں ہوتی ہیں۔ لیکن وہ فصیلوں اور ڈیوڑھیوں کے اندر ہوتے ہیں اور دشمن باہر ہوتا ہے۔ اس لیے وہ دشمن سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ اُن کے آگے اور پیچھے دیواریں ہوتی ہیں جو انہیں پناہ دینے والی ہوتی ہیں۔ لیکن دشمن ان سہولتوں سے محروم ہوتا ہے۔ تمہارے سپرد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈیوڑھی کا پہرہ ہے۔ اِس ڈیوڑھی کا پہرہ بندوقوں، ریوالوروں اور تلواروں کے ذریعہ نہیں دیا جا سکتا۔ جو شخص اِس ڈیوڑھی کا پہرہ

بندوقوں، ریوالوروں اور تلواروں سے دے گا وہ بیوقوف ہے۔ کیونکہ تمہارا کام تو یہ ہے کہ تم لوگوں کے قلوب تک پہنچو اور اس کے لیے بندوقوں، ریوالوروں اور تلواروں کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ تبلیغِ حقہ اور فرشتوں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے جنہیں دلوں کا رستہ معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں کوئی ایسا طریق معلوم نہیں جس سے تم دلوں تک پہنچ سکو لیکن فرشتوں کو دلوں تک پہنچنے کا طریق معلوم ہے۔ وہ باطن اور ظاہر دونوں پر مقرر ہیں۔ ان کے ذمہ یہ کام لگایا گیا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے اعمال، خیالات اور جذبات لکھیں اور وہ یہ کام اُس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ان کے قلب اور دماغ تک نہ پہنچیں۔ پس جس چیز کی حفاظت تمہارے سپرد کی گئی ہے اُس کی حفاظت کے سامان فرشتوں کے پاس ہیں، تمہارے پاس نہیں۔ پس تم وہ طریق اختیار کرو جس کے ذریعہ تمہیں وہ سامان میسر آ جائیں۔ دنیوی جنگوں میں دیکھ لو، اگر کسی فریق کے پاس گولہ بارود اور دوسرے سامانِ حرب نہ ہوں تو لوگ اسے بیوقوف سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کو تباہی کے گڑھے میں اِس چیز نے گرایا تھا کہ انہوں نے اخلاص اور ایمان کو کافی سمجھا اور دنیوی سامانِ حرب مہیا نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن جیت گیا اور مسلمانوں پر آج نکبت اور ذلّت کا زمانہ آیا ہوا ہے۔ انہوں نے اِس چیز کے متعلق غور نہ کیا کہ ان کا دشمن کس قسم کے اسلحہ سے مسلّح ہے۔ انہوں نے یہی سمجھا کہ اس کے ارادے نیک اور اعلیٰ ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن جیت گیا اور مسلمان تباہ و برباد ہو گئے۔ تمہارا گولہ بارود، بندوقیں اور تلواریں ذکرِ الٰہی ہے۔ ظاہری تلوار، بندوق اور گولہ بارود کی بھی بیشک حکومت کو ضرورت ہے اور تمہارا بھی فرض ہے کہ ضرورت کے وقت تم اپنی جانیں حکومت کے سپرد کر دو۔ لیکن جماعتی کاموں میں تمہیں ظاہری سامانِ حرب کی ضرورت نہیں۔ جماعتی کاموں میں تمہیں استغفار اور دعا کی ضرورت ہے۔

کسی بزرگ کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ اُس کا ایک ہمسایہ رات دن ناچ اور گانے میں مشغول رہتا تھا اور اِس طرح اُن کی عبادت میں خلل واقع ہوتا تھا۔ بزرگ نے اُسے کہلا بھیجا کہ تمہارے ہاں رات دن قوالیاں اور ناچ گانا ہوتا ہے جس کی وجہ سے میری عبادت خراب ہوتی ہے۔ تم ان کاموں سے باز آ جاؤ۔ اُس ہمسایہ نے کہا میں اپنے گھر میں قوالیاں، ناچ اور گانے کراتا ہوں۔ اِس سے مجھے روکنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ تم اپنے گھر میں عبادت کرو مجھے

اس سے کوئی تعلق نہیں۔ میں آپ کو اس سے منع نہیں کرتا۔ انہوں نے جواب دیا آپ کے ناچ اور گانے میری عبادت میں مُخل ہوتے ہیں لیکن میری عبادت آپ کے کاموں میں مُخل نہیں ہوتی۔ اس لیے مجھے حق ہے کہ میں آپ کو ان حرکات سے روکوں۔اُس نے کہا میں ناچ اور گانے کراؤں گا تم میں طاقت ہے تو مجھے روک لو۔ اِس پر اُس بزرگ نے کہا اچھا میں تمہیں ان باتوں سے روکوں گا۔ وہ شخص بادشاہ کا منظورِ نظر تھا۔ اُس نے بادشاہ سے کہا فلاں شخص نے مجھے اِس طرح دھمکی دی ہے میری حفاظت کا سامان کر دیا جائے۔ چنانچہ بادشاہ نے فوج کا ایک دستہ اُس کی حفاظت کے لیے مقرر کر دیا۔ بادشاہ کی مدد پہنچنے کے بعد اُس شخص نے اپنے ہمسائے کو کہلا بھیجا کہ شاید آپ نے مجھ سے لڑائی کرنی تھی۔ میں نے بادشاہ سے فوج کا ایک دستہ حاصل کر لیا ہے۔ اگر آپ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو بیشک کر لیں۔ اُس بزرگ نے جواب دیا ہم تمہارا مقابلہ تو کریں گے لیکن ظاہری سامان اور ہتھیاروں سے نہیں بلکہ ہم رات کے تیروں سے تمہارا مقابلہ کریں گے۔تم مقابلہ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اُس شخص کے اندر خداتعالیٰ کا کسی قدر خوف باقی تھا۔ وہ مسلمان کہلاتا تھا اور قرآن کریم سنتا تھا۔ اُس کے اندر کی روحانیت کی چنگاری بھڑکی اور جب اس بزرگ کے پیغامبر نے اُسے یہ پیغام دیا تو اُس کی چیخ نکل گئی اور اُس نے کہا تم ان سے کہہ دو آئندہ ناچ اور گانے نہیں ہوں گے کیونکہ رات کے تیروں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ مجھ میں ہے اور نہ بادشاہ میں ہے۔

پس تم نے لوگوں کے قلوب تک پہنچنا ہے اور اس کے لیے تمہیں فرشتوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتوں کی مدد اُس وقت آتی ہے جب تم ذکرِالٰہی اور عبادت کرو۔2 پس تم ان ایام کو ذکرِالٰہی اور عبادت میں صَرف کرو اور آنے والوں کو بھی سمجھاؤ۔شاید بعد میں آنے والے پہلے آنے والوں سے زیادہ عمل کرنے والے ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا تم میری باتوں کو دوسروں تک پہنچاؤ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ سننے والوں سے زیادہ عمل کرنے والے ہوں۔3 اگر تم اِس ہدایت پر عمل کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ چند سال میں تمہاری کایا پلٹ سکتی ہے۔لیکن مشکل یہ ہے کہ تم خطبات سنتے ہو لیکن اُن پر عمل نہیں کرتے۔ تم ایک کان سے بات سنتے ہو

اور دوسرے سے نکال دیتے ہو۔تم پیغام کو دوسروں تک نہیں پہنچاتے، اگر تم خطبات سن کر اُن پر عمل کرو اور پھر انہیں دوسروں تک پہنچاؤ تو تم دیکھ لو گے کہ فرشتے تم پر نازل ہوں گے اور تمہارا کام جو اِس وقت مشکل نظر آ رہا ہے آسان ہو جائے گا۔

دنیا میں سحر اور جادو کی باتیں مشہور ہیں۔ ہمارے نزدیک تو یہ باتیں درست نہیں لیکن اگر یہ سچی بھی ہوں تو خداتعالیٰ کا سحر ان سے بہت بڑا ہے۔تم نے جادو کی بعض کتابیں پڑھی ہوں گی۔بعض لوگوں کے نزدیک ان کا پڑھنا جائز نہیں۔ میں نے تو یہ کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ گو ان کو وہم اور جنون سمجھتا ہوں اور اب بھی موقع ملے یا طبیعت خراب ہو تو اِس قسم کی کتابیں اُٹھا کر پڑھ لیتا ہوں۔ اِس سے طبیعت بہلنے کے علاوہ دوسرے لوگوں کی بیوقوفیاں بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ بہرحال اگر تم نے اِس قسم کی کتابیں پڑھی ہوں تو تم نے پڑھا ہو گا کہ فلاں نے جادو کیا اور زنجیریں آپ ہی آپ کھل گئیں۔ جادو سے زنجیریں کھلتی ہیں یا نہیں اِس کو چھوڑ دو لیکن جب خداتعالیٰ کے فرشتے آ جاتے ہیں تو دل کی زنجیریں ضرور کھل جاتی ہیں۔ کیونکہ خداتعالیٰ نے انہیں اِس کام پر مقرر کیا ہے کہ وہ ہر جگہ جائیں اور انسان کے جذبات، خیالات اور اعمال لکھتے جائیں۔تم دیکھتے ہو کہ جس شخص کو گورنمنٹ نے مقرر نہیں کیا وہ کسی کے گھر جاتا ہے تو اُسے پہلے دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا ہے۔لیکن اگر گورنمنٹ پولیس کو کسی کی جائیداد ضبط کرنے کا حکم دے تو اُسے اندر جانے کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اِسی طرح فرشتوں کی بھی ڈیوٹیاں مقرر ہیں۔ انہیں اپنی ڈیوٹی کے سلسلہ میں کسی مکان کے اندر جانا ہو تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جس طرح کسی لنگر کے باورچی یا نان پُز کو لنگر میں آنے کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی، بورڈنگ کے طالبعلم کو بورڈنگ کے اندر آنے کے لیے کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی، ہوٹل کے کمرے میں رہنے والے کو ہوٹل میں جانے کے لیے اجازت طلب کرنی نہیں پڑتی۔ اِسی طرح فرشتے جنہیں دلوں کی نگرانی کے لیے خداتعالیٰ نے مقرر کیا ہے وہ بھی اندر جانے کے لیے کسی کی اجازت کے محتاج نہیں۔ اُن کے آگے دلوں کے دروازے آپ ہی آپ کُھل جاتے ہیں۔ پس اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو تمہارا فرض ہے کہ تم فرشتوں کو اپنی مدد کے لیے بلاؤ اور ان سے کام لو۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خود سنا ہے کہ جب کوئی بادشاہ یا امیر کسی جگہ جاتا ہے تو اُس کا اردلی بھی ساتھ جاتا ہے۔ اُسے اندر جانے کی اجازت طلب کرنی نہیں پڑتی۔ مثلاً اگر وائسرائے کسی گورنر کو بلائے تو وہ تو بلاوے پر جائے گا مگر اس کا اردلی گورنر جنرل کے گھر پر بغیر کسی کی دعوت کے جائے گا۔ گورنر کی دعوت میں اُس کے محافظ اور خادم شامل ہوں گے۔ اس لیے تمہاری حالت کتنی بھی ادنیٰ ہو اگر تم فرشتوں سے تعلقات پیدا کر لو تو وہ جہاں بھی جائیں گے تم اُن کے ساتھ جاؤ گے۔ تم اُن کے اردلیوں اور چپڑاسیوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ اگر وہ لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں جائیں گے تو تم بھی اُن کے ساتھ جاؤ گے۔

پس تم اِس عظیم الشان طاقت کو سمجھو جسے خدا تعالیٰ نے تمہارے لیے بنایا ہے۔ تمہاری قوت، روحانیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ تم اسے مضبوط بنانے کے لیے فرشتوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلقات پیدا کرو تا تمہیں لوگوں کے قلوب تک پہنچ حاصل ہو جائے۔ اگر تمہیں لوگوں کے قلوب تک پہنچ حاصل ہو جائے تو سارے پردے دور ہو جائیں گے اور جہاں خدا تعالیٰ کا نور پہنچے گا تم بھی وہاں پہنچ جاؤ گے۔ پس تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور جس شوق سے تم یہاں آئے ہو اُسے پورا کرنے کے سامان پیدا کرو۔ اِس طرح نہ ہو کہ جس طرح کشتی دیکھنے کے لیے کچھ لوگ پہلے آ جاتے ہیں تم بھی یہاں آ گئے ہو۔ تمہارا یہاں آنے کا مقصد وہی ہے جو اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کا مقصد ہوتا ہے۔ اور سابق کا اصل مقام یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب بنے۔ پس اپنے پہلے آنے کی لاج رکھتے ہوئے تم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا مقرب بناؤ اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کرو تا تمہارا یہاں آنا خدا تعالیٰ اور دوسرے لوگوں کی نظر میں مقبول ہو"۔ (الفضل 9 جنوری 1955ء)

1: صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلاۃ فی مسجد السُّوقِ۔(مفہومًا)

2: صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللّٰہ عزوجلّ۔

3: صحیح بخاری کتاب الحج باب الْخُطْبَۃِ اَیَّامَ مِنًی